ہمدرد شوریٰ پاکستان مشترکہ اجلاس
یادیں باتیں

مدیر اعلیٰ: قومی صدر ہمدرد شوریٰ پاکستان
محترمہ سعدیہ راشد
جنوری 2026

جلد............01
شمارہ:2026

ہمدرد شوریٰ پاکستان مشترکہ اجلاس
یادیں باتیں

15رجنوری 2026
راولپنڈی/ اسلام آباد

رپورٹ
ڈاکٹر ثناء غوری

ترتیب وپیشکش
ایونٹس/ پروگرامز
ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، مرکزی دفتر کراچی
16ویں منزل، بحریہ ٹاؤن ٹاور، پی ای سی ایچ ایس بلاک 2،
کراچی پاکستان75400 ٹیلی فون021-38241611

ہمدرد شوریٰ کے اراکین کی رائے سے
ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

ہمدرد شوریٰ پاکستان
مشترکہ اجلاس،
یادیں باتیں

ابتدائی کلمات

اسلام آباد میں منعقد ہونے والی تقریب ''یادیں باتیں'' اور ہمدرد شوریٰ پاکستان کا سالانہ مشترکہ اجلاس، قومی سطح پر شعور، تہذیب اور خدمتِ خلق کے فروغ کی عملی تصویر ثابت ہوئے۔ یہ سرگرمیاں اس بات کی مظہر ہیں کہ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان صرف ایک ادارہ نہیں، بلکہ ایک فکری اور اخلاقی تحریک ہے، جو نسلوں کی تربیت اور قومی شعور کی آبیاری میں مسلسل مصروف ہے۔ ہمدرد شوریٰ کا سالانہ اجلاس وہ اہم موقع ہوتا ہے جہاں گزشتہ سال کی کارکردگی اور حکمتِ عملی کا جائزہ لیا جاتا ہے اور آئندہ کے لیے لائحہ عمل طے کیا جاتا ہے، تاکہ ادارہ مسلسل ترقی اور بہتری کی راہ پر گامزن رہے۔ اس رپورٹ کا مقصد ان تمام سرگرمیوں کو منظّم انداز میں محفوظ کرنا ہے، تاکہ یہ نہ صرف ادارہ جاتی ریکارڈ کا حصہ بنے بلکہ مستقبل کی منصوبہ بندی کے لیے ایک رہنما دستاویز کے طور پر بھی استعمال ہو سکے۔

یادیں باتیں

''یادیں باتیں'' کے عنوان سے منعقد ہونے والی خصوصی نشست کا مرکزی موضوع: ''طبِ مشرق کے سفیر: شہید حکیم محمد سعید'' اس یادگار نشست میں ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے بانی شہید حکیم محمد سعید کی طبِ مشرق کے لیے کی گئی بے مثال خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ ساتھ ہی ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان اور ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے درمیان مشترکہ فکری اور انسانی مشن پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ یہ نشست دراصل ایک ایسے سفر کی یاد دہانی تھی جو علم، اخلاق اور خدمتِ خلق پر مبنی ایک عظیم وژن سے شروع ہوا۔

ہمدرد شوریٰ پاکستان، مشترکہ اجلاس

ہمدرد شوریٰ پاکستان کا مشترکہ اجلاس بھی اس موقع پر منعقد ہوا، جو حکیم محمد سعید کی قائم کردہ علمی و مشاورتی مجلس کی بقا اور افادیت کا واضح ثبوت ہے۔ اس اجلاس میں چاروں مراکز کراچی، لاہور، پشاور اور راولپنڈی/اسلام آباد کے اسپیکرز اور ڈپٹی اسپیکرز نے شرکت کی۔ اجلاس میں قومی نوعیت کے اہم موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ یہ محض ایک اجلاس نہیں، بلکہ ایک فکری نشست تھی، جو مشاورت، رہنمائی اور قومی ترقی میں کردار ادا کرنے کی عملی مثال ہے۔

یادیں باتیں - دعوت نامہ

شہید حکیم محمد سعید کا نام آتے ہی خدمتِ خلق، انسان دوستی، سادگی، علم دوستی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی درخشاں تصویر ذہن میں ابھر آتی ہے۔ وہ محض ایک طبیب نہیں تھے، بلکہ ایک عہد، ایک فکر اور ایک ہمہ گیر مشن کی علامت تھے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ قوم کی خدمت، صحتِ عامہ کے فروغ، علم کی ترویج اور نسلِ نو کی فکری و اخلاقی تربیت کے لیے وقف رہا۔ تعلیم، طب، تحقیق، صحتِ عامہ، سماجی بہبود اور اخلاقی اصلاح ہر میدان میں ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ طب کے میدان میں حکیم محمد سعید نے جو کردار ادا کیا، وہ غیر معمولی اور تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ انھوں نے اسے محض روایت کا اسیر بننے نہیں دیا، بلکہ اسے جدید سائنسی تقاضوں سے ہم آہنگ کیا اور طبِ مشرق کو ایک صنعت کا درجہ دیا۔ انھوں نے اطبّا کی تنظیم سازی کی، پیشہ ورانہ اصول و ضوابط متعارف کروائے اور علاج و معالجے کی سہولیات عام آدمی تک پہنچانے کے لیے مسلسل جدوجہد جاری رکھی۔

حکیم محمد سعید قدیم طبی علوم اور جدید سائنسی تحقیق پر یکساں دسترس رکھتے تھے۔ انھوں نے ''اتحادِ ثلاثہ'' کا انقلابی تصور پیش کیا، جس کے تحت طبیب، ایلوپیتھ اور فارماسسٹ ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہو کر باہمی تجربات اور مہارتوں سے استفادہ کریں۔ اس نظریے نے طبِ مشرق کے اصولوں اور ادویات کو سائنسی کسوٹی پر پرکھنے کی راہ ہموار کی اور اطبّا کو جدید تحقیق سے ہم آہنگ ہونے کا مواقع فراہم کیے۔

ان کی طبی خدمات قومی سطح تک محدود نہ رہیں، بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی اپنی شناخت قائم کی۔ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان ان کے وژن کا عملی اور مؤثر مظہر بنی، جو صحت، تعلیم اور سماجی بہبود کے شعبوں میں مسلسل سرگرمِ عمل رہی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمدرد فاؤنڈیشن کو عالمی ادارۂ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے مشرقی بحیرۂ روم کے علاقائی دفتر (EMRO) میں مبصر کی حیثیت سے باضابطہ طور پر تسلیم کیا گیا۔ یہ اعزاز دراصل طبِ مشرق، متبادل طریقۂ علاج اور شہید حکیم محمد سعید کی ہمہ جہت خدمات کا عالمی اعتراف ہے۔

حکیم محمد سعید نے جو بیج بویا، وہ آج ایک تناور اور ثمرآور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، ہمدرد لیبارٹریز، ہمدرد یونی ورسٹی، ہمدرد پبلک اسکول، ہمدرد شوریٰ اور ہمدرد نونہال اسمبلی جیسے ادارے ان کے وژن، فکری وسعت اور خدمتِ خلق کی زندہ مثالیں ہیں۔

''یادیں باتیں'' کے تناظر میں شہید حکیم محمد سعید کو یاد کرنا دراصل ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ خدمتِ خلق،

علم، سادگی، اخلاق اور انسان دوستی ہی ایک مضبوط، باوقار اور ترقی یافتہ قوم کی بنیاد بنتے ہیں۔ قوم کا فرض ہے کہ اس عظیم ورثے کی حفاظت کرے اور اس علم و خدمت کے چراغ کو کبھی بجھنے نہ دے۔

سعدیہ راشد

صدر ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان

تفصیلات

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ مقبول ﷺ سے کیا گیا۔ نظامت کے فرائض محترمہ ڈاکٹر ثناء غوری نے انجام دیے۔

مہمانانِ گرامی اور شرکاء: محترمہ سعدیہ راشد (صدر ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، چانسلر ہمدرد یونی ورسٹی پاکستان)، محترمہ فاطمہ زہرا منیر احمد (مینیجنگ ڈائریکٹر اینڈ سی ای او ہمدرد لیبارٹریز وقف پاکستان)، شہزاد عالم خان (نیشنل پروفیشنل آفیسر این سی ڈی اینڈ مینٹل ہیلتھ)، سینیٹر مشاہد حسین سید، لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر (سابق گورنر سندھ) جب کہ دیگر شرکاء میں وائس چانسلر ہمدرد یونی ورسٹی محترم پروفیسر ڈاکٹر عمران امین، چیف آپریٹنگ آفیسر محترم فیصل ندیم ہمدرد گروپ، ڈائریکٹر ایچ آر محترم ابوطالب بھٹو ہمدرد گروپ، سید محمد ارسلان (ڈائریکٹر پروگرامز اینڈ سی ایس آر، ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان)، محترم سید علی بخاری (ڈپٹی ڈائریکٹر پروگرامز، لاہور)، ڈاکٹر ثناء غوری (سینئر مینیجر پروگرامز اینڈ ایونٹس، ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان)، محترم امان اللہ نیازی (سینئر مینیجر ایڈمن اینڈ ایچ آر، ہمدرد لیبارٹریز وقف پاکستان، راولپنڈی/اسلام آباد)، محترم خالد خان (مینیجر ایڈمنسٹریشن، ہمدرد لیبارٹریز وقف، پشاور)، ہمدرد شوریٰ پاکستان سے کراچی، لاہور، پشاور اور راولپنڈی/اسلام آباد کے اسپیکرز، ڈپٹی اسپیکرز، جب کہ راولپنڈی/اسلام آباد کے ہمدرد شوریٰ اراکین، ہمدرد یونی ورسٹی اسلام آباد کیمپس کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ پروگرام کے آخر میں محترم امتیاز حیدر (سابق ڈائریکٹر جنرل، ہمدرد یونی ورسٹی اسلام آباد کیمپس) نے کلماتِ تشکر ادا کیے۔ یہ تقریب اس بات کی علامت ہے کہ شہید حکیم محمد سعید کا مشن آج بھی زندہ ہے اور ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے ذریعے مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔

سعدیہ راشد
صدر ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان

آج ہم جس عظیم المرتبت شخصیت کی یاد میں جمع ہیں، وہ کوئی عام انسان نہیں تھے، بلکہ ایک عہد ساز شخصیت، ایک ہمہ گیر فکر اور ایک زندہ تحریک کا نام تھے۔ طبِ مشرق کے سفیر، شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید کا نام آتے ہی خدمتِ خلق، انسان دوستی، سادگی، علم پروری، بلند اخلاق، حب الوطنی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی ایک روشن، تابندہ اور دلکش تصویر ہمارے ذہنوں میں ابھر آتی ہے۔ حکیم محمد سعید محض ایک ماہرِ طب نہیں تھے، بلکہ ایک مصلحِ قوم، ایک دردمند مفکر اور ایک باعمل انسان تھے۔ ان کی پوری زندگی اس حقیقت کی عملی تفسیر ہے کہ اگر نیت خالص، فکر بلند اور مقصد واضح ہو تو، ایک فردِ واحد بھی پوری قوم کی فکری، اخلاقی اور سماجی سمت متعین کر سکتا ہے۔ کسی بھی معاشرے میں معالج کو ایک مقدس مقام حاصل ہوتا ہے، کیوں کہ وہ انسان کے جسمانی آلام کے ساتھ ساتھ اس کے روحانی اور ذہنی دکھوں کا بھی مداوا کرتا ہے۔ حکیم محمد سعید اس معیار پر پورا اترنے والی ایک مثالی شخصیت تھے۔ وہ انسانیت کو رنگ، نسل، زبان اور مذہب کی ہر تفریق سے بالاتر ہو کر دیکھتے تھے اور خدمتِ انسانیت کو عبادت کا درجہ دیتے تھے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے سرزمینِ پاکستان کو ایسی عظیم ہستیاں عطا کیں، جنھوں نے اس وطن کے لیے اپنا تن من اور دھن قربان کر دیا اور بدلے میں کچھ طلب نہ کیا۔ انہی بے لوث محسنوں میں ایک درخشاں نام شہید حکیم محمد سعید کا ہے، جنھوں نے قیامِ پاکستان کے بعد اس نوزائیدہ مملکت کو اپنا مسکن بنایا اور تا حیات اس کی تعمیر و خدمت میں مصروف رہے۔ طب کے میدان میں ان کی خدمات غیر معمولی ہی نہیں، بلکہ تاریخی حیثیت رکھتی ہیں۔ ایک دور وہ تھا جب طبِ یونانی کو زوال پذیر سمجھا جانے لگا تھا اور اسے محض ایک قدیم روایت قرار دے کر جدید تقاضوں سے غیر ہم آہنگ تصور کیا جاتا تھا۔ ایسے نازک اور فیصلہ کن وقت میں حکیم محمد سعید نے نہ صرف، طبِ مشرق کو سہارا دیا، بلکہ اسے جدید سائنسی بنیادوں پر استوار کر کے ایک نئی عالمی شناخت عطا کی اور طبِ مشرق کو ایک صنعت کا درجہ دیا۔ ہمدرد طبیہ کالج (1958ء) کے قیام کے ذریعے انھوں نے اطبّا کی جدید خطوط پر تعلیم و تربیت کا باقاعدہ نظام قائم کیا۔ انھوں نے طبیب، ایلوپیتھ اور فارماسسٹ کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا انقلابی تصور پیش کیا، تاکہ متبادل ادویات کو سائنسی کسوٹی پر پرکھا جا سکے اور طب کے مختلف نظام ایک دوسرے کے معاون بن سکیں۔ حکیم محمد سعید کی فکر اور خدمات کا دائرہ صرف پاکستان تک محدود نہیں تھا، بلکہ وہ صحتِ عامہ کے فروغ کے لیے عالمی سطح پر بھی سرگرم رہے۔ 1982ء میں عالمی ادارۂ صحت (WHO) کے جنیوا اجلاس کے موقع پر انھوں نے ''روایتی طبی نظام'' (Traditional Medicine) کے لیے ایک

عالمی فنڈ کے قیام کی تجویز پیش کی اور دس ہزار امریکی ڈالر ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کی جانب سے عطیہ کرنے کا اعلان کیا، جو ان کے اخلاص اور عزم کی روشن مثال ہے۔ان کی انتھک محنت اور مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں ''ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان'' کو عالمی ادارۂ صحت (WHO) کے مشرقی بحیرۂ روم کے علاقائی دفتر (EMRO) میں مبصر کی حیثیت سے باقاعدہ تسلیم کیا گیا۔حکیم محمد سعید تعلیم کو قوم کی تقدیر بدلنے کا سب سے مؤثر اور پائیدار ذریعہ سمجھتے تھے۔ اسی وژن کے تحت انھوں نے مدینۃ الحکمہ جیسے عظیم الشان تعلیمی شہر کی بنیاد رکھی جو علم، تحقیق اور کردار سازی کا ایک جامع مرکز ہے۔گزشتہ 33 برسوں سے ہر سال 6/ اپریل کو منعقد ہونے والی ''بین الاقوامی بچوں کی صحت کانفرنس'' International Children's Health Conference ان کے اسی وژن کا عملی تسلسل ہے، جہاں دنیا بھر کے بچے ڈبلو۔ایچ۔او کے دیے گئے موضوع پر صحت مند مستقبل کا پیغام دیتے ہیں اور عالمی بھائی چارے کی عملی تصویر پیش کرتے ہیں۔ ''یادیں باتیں'' کے تناظر میں شہید حکیم محمد سعید کو یاد کرنا، دراصل ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ خدمتِ خلق، علم، اخلاق اور سادگی ہی ایک باوقار، خوددار اور مہذب قوم کی اصل بنیاد ہوتے ہیں۔ انھوں نے ہمیں یہ سبق دیا کہ پاکستان سے محبت محض نعروں کا نام نہیں، بلکہ یہ مسلسل جدوجہد، بے لوث عمل اور قربانی کا تقاضا کرتی ہے۔آج ہم سب کی ذمے داری ہے کہ ہم اس عظیم محسن کے مشن کو آگے بڑھائیں، ان کے قائم کردہ اداروں کی آبیاری کریں اور علم و خدمت کے اس روشن چراغ کو آنے والی نسلوں تک منتقل کریں۔اللہ تعالیٰ ہمیں شہید حکیم محمد سعید کے افکار وتعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین۔

شہزاد عالم خان
(نیشنل پروفیشنل آفیسر، این سی ڈی اینڈ مینٹل ہیلتھ)

میرا پیشہ ورانہ سفر دراصل صحافت سے شروع ہوا۔ میں دی نیوز سے وابستہ رہا۔ بعد ازاں 1995ء میں، میں نے ڈبلیو ایچ او جوائن کیا اور آج اس وابستگی کو 30 برس سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے۔ابتدا میں میں کمیونیکیشن آفیسر تھا، پھر صحت سے متعلق ڈگریاں حاصل کیں اور مکمل طور پر صحتِ عامہ کے شعبے سے وابستہ ہو گیا۔حکیم محمد سعید صاحب کے حوالے سے بات کی جائے تو الفاظ ساتھ نہیں دیتے۔شاید ہماری خاموشی ہی ان کے مقام و مرتبے کی سب سے بڑی ترجمان ہے۔جب میں نے ڈبلیو ایچ او میں شمولیت اختیار کی تو ہمارے کنٹری ہیڈ ڈاکٹر محمد علی بازگر تھے۔ جن کا تعلق ایران سے تھا اور ریجنل ڈائریکٹر ڈاکٹر حسین جزائری تھے جو سعودی عرب کے سابق وزیرِ صحت رہ چکے تھے۔ جب بھی ہمدرد اور حکیم صاحب کا ذکر آتا، تو یونانی اور ایلوپیتھک طب ہمیں ایک دوسرے کے مدمقابل نہیں، بلکہ ایک ساتھ ہم آہنگ انداز میں آگے بڑھتی دکھائی دیتی۔ 7 اپریل یعنی ''ورلڈ ہیلتھ ڈے'' جو ہر سال دنیا بھر میں منایا جاتا ہے، اس کی تقریبات میں ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے ساتھ شراکت داری پر ابتدا میں سوالات ضرور اٹھے، مگر وقت کے ساتھ یہ تعاون ایک مثالی شراکت میں ڈھل گیا۔ مجھے حکیم صاحب سے ذاتی طور پر ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ ایک میٹنگ میں ڈاکٹر حسین جزائری، ڈاکٹر محمد علی بازگر اور حکیم صاحب ایک ساتھ موجود تھے۔ میں وہاں کوریج کے لیے بیٹھا تھا، مگر اس عظیم شخصیت کی فکر اور وژن نے دل پر گہرا نقش چھوڑا۔ وہ شخصیت جس نے طبِ مشرقی کو عالمی سطح پر تسلیم کروایا اور ڈبلیو ایچ او کو اس کی اہمیت ماننے پر آمادہ کیا۔ بدقسمتی سے ان کی المناک شہادت کے باوجود اور جیسا کہ قرآنِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ شہداء زندہ ہوتے ہیں۔حکیم صاحب آج بھی ہمارے دلوں، ذہنوں اور پالیسی دستاویزات میں زندہ ہیں۔ انھوں نے نہ صرف اپنے شعبے کو نئی جہت دی، بلکہ مدینۃ الحکمہ جیسے علمی ادارے قائم کیے، جنھیں میں نے خود اپنے افسران کے ہمراہ دیکھنے کا موقع پایا۔محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ ہمیشہ نہایت مشفق اور فعال رہیں۔ ورلڈ ہیلتھ ڈے کی ہر تھیم پر انھوں نے ڈبلیو ایچ او کے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور کبھی کسی مالی معاونت کا تقاضا نہیں کیا۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان نے ڈبلیو ایچ او کی عالمی صحت کی تھیمز کو پاکستان اور دنیا بھر میں فروغ دے کر ایک قابلِ قدر خدمت انجام دی۔ میں بچوں کے حوالے سے ایک اہم پہلو کا ذکر بھی کرنا چاہوں گا۔ ہمدرد نونہال جو ہمدرد کا بچوں کے لیے مخصوص اور منفرد پلیٹ فارم ہے۔ نہ صرف باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے، بلکہ بچوں میں قائدانہ صلاحیتوں، تخلیقی اظہار اور سماجی شعور کو بھی فروغ دیتا ہے۔ بین الاقوامی بچوں کی صحت کانفرنس میں بچے ہر سال نہ صرف تقاریر کرتے ہیں، بلکہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔

اسی طرح ورلڈ ہیلتھ ڈے کے موقع پر منعقد ہونے والے بین الاقوامی آرٹ مقابلوں میں برسوں سے یہ مشاہدہ رہا ہے کہ اول، دوم اور دیگر انعامات اکثر ہمدرد اسکول کے طلبہ حاصل کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ دیگر اداروں کے بچے بھی بڑی تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔ یہ تسلسل ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کی تعلیمی و تربیتی خدمات کا واضح ثبوت ہے۔

آخر میں، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ورلڈ ہیلتھ ڈے کا مقصد محض تقریبات منعقد کرنا نہیں، بلکہ صحت کے فروغ کا پیغام عام کرنا ہے۔ ہمیں علاج پر اکتفا کرنے کے بجائے صحت مند طرزِ زندگی اپنانے پر توجہ دینی ہوگی جیسا کہ حکیم محمد سعید صاحب ہمیشہ تاکید کرتے تھے۔ متوازن غذا، جسمانی سرگرمی، ذہنی سکون اور صحت مند عادات ہی اصل علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ کو صحت وسلامتی عطا فرمائے، ان کے مشن کو دوام بخشے اور ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کو ہمیشہ کامیابیوں سے ہمکنار رکھے۔

حکیم عبدالحنان (ڈائریکٹر کلینیکل اینڈ سائنس، ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان)

محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ نے جاپان سے جس اعزاز کو حاصل کیا، وہ ''رائزنگ سن'' ہے اور پاکستان کی حکومت کی جانب سے جو اعزاز ملا وہ ہلالِ امتیاز ہے۔ یوں محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ واقعی خوش قسمت خاتون ہیں، جن کے ہاتھ میں ایک طرف سورج اور دوسری طرف چاند ہے۔ ہمدرد کے سفر میں ایسے بھی وقت آئے جب حالات انتہائی مشکل تھے اور محسوس ہوا کہ شاید یہ ادارہ قائم نہ رہ پائے۔ یہ وہ دور تھا جب حکیم عبدالمجید صاحب کا انتقال ہوا، بچوں کی عمر کم تھی اور والدین اور بزرگ افراد کی رہنمائی کے بغیر ادارے کو سنبھالنا مشکل لگ رہا تھا، لیکن پھر ایک مضبوط خاتون 'رابعہ بیگم صاحبہ' سامنے آئیں جنھوں نے ہمدرد کو نہ صرف سنبھالا، بلکہ ترقی دی، بچوں کی تعلیم و تربیت کو فروغ دیا اور ادارے کو نئی بلندیوں تک پہنچایا۔

ہمدرد آج بھی اسی جذبے کے تحت ترقی کر رہا ہے، چاہے وہ کاروباری معاملات ہوں، انسانی خدمات، یا تعلیم و تحقیق۔ محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ نے بھی اسی وراثت کو آگے بڑھایا اور ادارے کو مضبوط تر بنایا ہے۔

میں اپنی پہلی ملاقات کی بات بھی شیئر کرنا چاہوں گا۔ میرا انٹرویو صبح کے ابتدائی وقت میں ہوا اور مجھے اس وقت نہ تو پاکستان کے حالات کا علم تھا، نہ ہی ہمدرد کے ادارے کا، کیوں کہ میری تعلیم علی گڑھ، بھارت میں ہوئی تھی، لیکن حکیم محمد سعید صاحب نے مجھے بلایا اور خوش آمدید کہا اور پانچ منٹ کی مختصر ملاقات کے بعد مجھے یقین دلایا کہ ایسے لوگوں کی ہمدرد کو ضرورت ہے۔ بعد میں، جب ہمدرد یونی ورسٹی میں گریجویشن پروگرام قائم ہوا، تو حکیم صاحب نے مجھے آگے کی تیاریوں کے لیے منتخب کیا۔ انھوں نے مجھے ہدایت دی کہ میں علی گڑھ جا کر طلبہ کی تعلیم و تربیت کی جائزہ لوں اور واپس آ کر پوسٹنگ مکمل کروں۔

حکیم صاحب کی ناراضگی بھی ان کے مخصوص انداز کی تھی۔ کبھی وہ بلند آواز میں نہیں ڈانٹتے، بلکہ ایک سبز رنگ کے چھوٹے لیٹر پیڈ پر اپنی بات لکھ کر دیتے کہ یہ معاملہ ہمارے یہاں کیوں نہیں ہوا۔ حکیم صاحب کا اصل مقصد فیکلٹی آف ایسٹرن میڈیسن قائم کرنا تھا تاکہ یونانی طب کی تعلیم کو فروغ دیا جا سکے۔ انھوں نے اپنی تمام توانائیاں اس مقصد کے لیے وقف کیں، تاکہ پاکستان میں یونی ورسٹیوں میں تالیفِ طب کا سلسلہ شروع ہو اور وہ یقینی بنائیں کہ طلبہ جدید تعلیم حاصل کریں۔ انھوں نے پہلے ہمدرد میڈیکل کالج قائم کیا اور طلبہ کی تعلیم و تربیت کا بیج بونا شروع کیا۔ ہمدرد کی تاریخ اس کے مشن اور حکیم صاحب کی خدمات ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ محنت، لگن اور انسانی خدمت کے جذبے سے ہر مشکل وقت کو عبور کیا جا سکتا ہے۔ آج بھی ہمیں ان کے اصولوں اور قیادت سے سبق حاصل کرنا چاہیے، تاکہ ادارے اور قوم دونوں مضبوط ہوں۔ اللہ تعالیٰ محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ کو صحت وسلامتی عطا فرمائے اور ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کو ہمیشہ کامیابی کی راہوں پر گامزن رکھے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر

حکیم محمد سعید شہید کی شخصیت ایسی ہمہ جہت اور روشن تھی کہ ان پر جتنا بھی کہا جائے کم ہے۔ آج جب ان کے بارے میں گفتگو کا موقع ملا تو دل میں یہی خیال آیا کہ ان سے وابستہ چند یادیں آپ کے ساتھ شیئر کی جائیں، کیوں کہ ایسی شخصیات صرف تاریخ کا حصہ نہیں ہوتیں، بلکہ ایک زندہ روایت بن جاتی ہیں۔ پاکستان میں جن عظیم رہنماؤں نے قوم کے دلوں میں جگہ بنائی، ان میں قائداعظم محمد علی جناح کا مقام سب سے بلند ہے۔ اگرچہ بدقسمتی سے ہمارے ہاں بڑی شخصیات پر تنقید کا رجحان بھی موجود رہا ہے، لیکن میں پوری ذمے داری سے یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے اپنی زندگی میں حکیم محمد سعید کے بارے میں کبھی کوئی منفی بات نہیں سنی۔ وہ ایک غیر متنازع، باوقار اور ہردلعزیز شخصیت تھے۔

حکیم صاحب کی زندگی کا سفر دہلی سے شروع ہوا، جہاں ان کے خاندان نے ابتدائی خدمات کی بنیاد رکھی۔ تقسیم کے بعد پاکستان آ کر انھوں نے نہایت محدود وسائل کے ساتھ اپنے مشن کا آغاز کیا، مگر اپنی بصیرت، محنت اور خلوص کے باعث اسے ایک عظیم ادارے کی شکل دے دی۔ ہمدرد کا قیام اور اس کی ترقی دراصل ان کے عزم و استقلال کی روشن مثال ہے۔ میری ان سے پہلی باقاعدہ ملاقات اس وقت ہوئی جب میں فوج میں خدمات انجام دے رہا تھا اور علاج کے لیے ان کے راولپنڈی مطب گیا۔ اس ملاقات نے ایک دیرپا تعلق کی بنیاد رکھ دی۔ بعد

ازاں کراچی میں تعیناتی کے دوران ان سے قریبی روابط رہے۔ وہ نہایت شفقت اور خلوص سے ملتے اور اپنے ادارے کے مختلف شعبہ جات خود دکھاتے۔ ان کی شخصیت میں ایک عجیب سی توانائی تھی۔ وہ طویل سفر کے باوجود بھی مسلسل متحرک رہتے اور ہر کام میں بنفسِ نفیس دلچسپی لیتے۔ بین الاقوامی سطح پر بھی حکیم محمد سعید نے طبِ مشرقی کے فروغ کے لیے نمایاں کردار ادا کیا۔ اقوامِ متحدہ کے پلیٹ فارم پر انھوں نے نہ صرف اس نظامِ طب کی اہمیت کو اجاگر کیا، بلکہ اسے عالمی سطح پر تسلیم کروانے میں بھی بھرپور کوشش کی۔ یہ ان کی دوراندیشی اور علمی بصیرت کا واضح ثبوت ہے۔ ان کی ایک نمایاں خصوصیت وقت کی پابندی تھی۔ ایسے معاشرے میں جہاں تاخیر معمول بن چکی ہو، وہ ہر تقریب میں وقت پر پہنچتے اور مقررہ وقت پر اپنی گفتگو کا آغاز کرتے، چاہے سامعین کی تعداد کم ہی کیوں نہ ہو۔ ان کا یہ طرزِ عمل ان کی نظم و ضبط اور سنجیدگی کی عکاسی کرتا تھا۔ حکیم صاحب نہ صرف ایک ماہر طبیب اور منتظم تھے بلکہ ایک صاحبِ علم مصنف بھی تھے۔ ان کی تحریریں آج بھی رہنمائی کا ذریعہ ہیں، خصوصاً صحت اور طرزِ زندگی کے حوالے سے ان کے خیالات نہایت بصیرت افروز ہیں۔

ان کی شہادت ایک عظیم سانحہ تھی۔ ایک ایسی شخصیت جو ہر دلعزیز تھی، جس کا کسی سے کوئی اختلاف نہ تھا، اسے ہم سے جدا کر دیا گیا، مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کی قربانی نے معاشرے کو جھنجھوڑا اور ایک نئی بیداری پیدا کی۔ ان کے انتقال کے بعد ان کی صاحبزادی سعدیہ راشد نے جس جرات اور استقامت کے ساتھ ادارے کی ذمے داری سنبھالی، وہ بھی ایک قابلِ تحسین مثال ہے انھوں اس مشن کو نہایت خوبی سے آگے بڑھایا اور ہمدرد کو مزید مستحکم کیا۔ آج یہ ادارہ نہ صرف پاکستان، بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ حکیم محمد سعید کی زندگی دراصل خدمت، اخلاص اور انسانیت کی ایک روشن مثال ہے۔ انھوں نے خصوصاً بچوں اور نوجوانوں کی صحت اور کردار سازی پر جو توجہ دی، وہ ان کے وژن کی گہرائی کو ظاہر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حکیم محمد سعید کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کے مشن کو اسی خلوص کے ساتھ آگے بڑھاتے رہیں۔

سینیٹر مشاہد حسین سید

یہ میرے لیے باعثِ مسرت اور بے حد اعزاز کی بات ہے کہ آج مجھے اس باوقار اور بامقصد محفل میں اظہارِ خیال کا موقع ملا، جو ایک ایسی عظیم شخصیت کی یاد میں منعقد کی گئی ہے جو صرف ایک فرد نہیں، بلکہ ایک عہد، ایک فکر اور ایک نظریہ تھے۔

میں اس موقع پر محترمہ سعدیہ راشد، محترمہ فاطمہ الزہرہ منیر احمد، محترم حکیم عبدالحنان دیگر معزز شرکاء کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خصوصاً جنرل معین الدین حیدر صاحب جیسی صاحبِ فکر، بااصول سوچ رکھنے والی شخصیت کی موجودگی اس محفل کو مزید وقار بخش رہی ہے۔ اسی طرح شہزاد صاحب کا خیر مقدم بھی لازم ہے، جنھوں نے سیاست، صحافت اور پھر صحت کے شعبے تک ایک بامعنی فکری سفر طے کیا اور آج جب صحت ایک عالمی چیلنج بن چکی ہے، ایسے اذہان کی ہمیں پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ یہ تقریب حکیم سعید شہید کی یاد میں منعقد کی گئی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ وہ ان شخصیات میں سے تھے جو ہر قسم کے اختلافات اور تنازعات سے بالاتر ہو کر پاکستان کی شناخت اور ایک عملی رول ماڈل بنے۔ جنرل معین الدین حیدر صاحب کے الفاظ میں، حکیم سعید وہ شخصیت تھے جو کردار، وقار اور خدمتِ انسانیت کا مکمل نمونہ تھے۔ آج صبح میں ایک ٹیلی وژن پروگرام میں شریک تھا جہاں ایران کے موضوع پر گفتگو ہونی تھی، مگر اس سے قبل ہمدرد صافی اور صحت سے متعلق مسائل پر بات ہوئی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حکیم سعید کی فکر آج بھی زندہ ہے اور عصری مباحث کا حصہ ہے۔ محض دو ہفتے قبل میں ماسکو میں پاکستان اور روس اسٹریٹجک ڈائیلاگ کے سلسلے میں موجود تھا، جہاں انسٹیٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز میں حکیم سعید کا سفرنامہ درونِ روس زیرِ بحث آیا۔ وہ کتاب جو اردو میں سوویت یونین پر لکھی جانے والی اولین پاکستانی تصانیف میں شمار ہوتی ہے۔ یہاں ڈاکٹر ریاض صاحب جیسے ممتاز مؤرخ اور علامہ اقبال و قائداعظم کے ماہرین کی موجودگی اس حقیقت کی گواہ ہے کہ حکیم سعید صرف طبیب نہیں تھے، بلکہ ایک ہمہ جہت مفکر، مورخ اور دانشور بھی تھے۔ میری ان سے قربت دو حوالوں سے تھی: ایک ان کی تحریر اور علم سے میرا گہرا تعلق اور دوسرا ان کا وژن اور عالمی نقطۂ نظر۔ وہ مسلم اخبار کے مداح تھے، جس کی ادارت کا شرف مجھے حاصل رہا اور ان کی تحریریں میرے لیے فکری رہنمائی کا ذریعہ رہیں۔ روٹ ٹو پاکستان سے لے کر سفرنامہ درونِ روس، سوئٹزرلینڈ میں میرے چند شب و روز، سعید سیاح چین میں، جاپان کہانی اور کوریا کے اسفار، البیرونی پر تحقیق، مسلم مفکرین اور سائنس دانوں پر کام۔ یہ سب حکیم سعید کے فکری تنوع اور وسعت کا ثبوت ہیں۔ خاص طور پر ہمدرد فارما کوپیا، جو مشرقی طب کی ایک بنیادی اور مستند دستاویز ہے، ان کے علمی ورثے کی مضبوط بنیاد ہے۔ حکیم سعید کے سفرنامے محض اسفار کی روداد نہیں، بلکہ نوجوانوں اور بچوں کی

تربیت، آگاہی اور فکری نشوونما کا ذریعہ ہیں اور یہی ان کی بصیرت تھی۔ وہ قائداعظم محمد علی جناح کے فکری پیروکار تھے، خصوصاً وقت کی پابندی، منظّم طرزِ زندگی اور سب سے بڑھ کر کردار کے حوالے سے۔ جو آج ہمارے معاشرے میں سب سے زیادہ ناپید شے بنتی جارہی ہے۔ وہ نہ صرف خطرات کی نشاندہی کرتے تھے، بلکہ ان پر علمی وفکری مکالمے کے لیے کانفرنسز کا اہتمام بھی کرتے تھے۔ اگر آج ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن میں متبادل اور طبِ مشرقی کو ادارہ جاتی حیثیت حاصل ہوئی ہے تو بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ حکیم سعید اس فکری بنیاد کے معماروں میں شامل تھے، بلکہ بجا طور پر انھیں طبِ مشرقی کا فکری بانی کہا جاسکتا ہے۔ حکیم سعید کا نوجوانوں پر غیر متزلزل اعتماد ان کی تحریروں اور فکر میں واضح جھلکتا ہے۔ ان کے نزدیک اسلامی دنیا کا مستقبل نوجوانانِ اسلام سے وابستہ ہے اور یہ بات آج پہلے سے کہیں زیادہ سچ ثابت ہورہی ہے۔ آج جب صحت محض ایک مسئلہ نہیں، بلکہ ایک عالمی بحران بن چکی ہے اور طبی نظام حد سے زیادہ مشینی، تجارتی اور صنعت زدہ ہوچکا ہے، حکیم سعید کی وہ سوچ ہمیں پھر سے اپنی طرف بلاتی ہے جس میں علاج سے پہلے طرزِ زندگی، غذا، ذہنی سکون اور فطرت سے ہم آہنگی کو اہمیت دی گئی ہے۔ اسی تناظر میں میں محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ اور محترمہ فاطمہ صاحبہ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں جنھوں نے ہمدرد پاکستان کے ذریعے اس فکری ورثے کو نہ صرف زندہ رکھا، بلکہ نئی نسل تک منتقل کیا۔ علامہ اقبال نے کہا تھا کہ

خرد کو غلامی سے آزاد کر
جوانوں کو پیروں کا استاد کر

اور آپ نے اس قول کو عمل سے ثابت کیا ہے۔ ہمارے ملک میں تخریب کار تو بہت ہیں، مگر تعمیر کرنے والے کم۔ حکیم سعید اور ان کے فکری جانشین ان چند معماروں میں سے ہیں جن پر قوم کو فخر ہے۔

کارہائے ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان

پروگرام کے دوران شہید حکیم محمد سعید، محترمہ سعدیہ راشد اور ہمدرد فاؤنڈیشن کے مختلف کاموں کے حوالے سے دورانِ نظامت معلومات دی گئی جنھیں یہاں قلم بند کیا جارہا ہے۔

کچھ ادارے اینٹ، گارے اور عمارتوں سے تشکیل پاتے ہیں، مگر کچھ ادارے ایسے ہوتے ہیں جو فکر، نظریے اور انسانیت کی خدمت کے اٹل عزم سے جنم لیتے ہیں۔ یہ وہ ادارے ہوتے ہیں جو وقت کے ساتھ کمزور نہیں پڑتے، بلکہ نسلوں کے ساتھ مزید مضبوط ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان بھی ایک ایسا ادارہ ہے۔ جو محض ایک تنظیم نہیں، بلکہ ایک ایسا مشن جو مسلسل جاری رہنے والا ہے۔ یہ مشن انسان دوستی، علم، صحت اور اخلاقی اقدار کے اس عظیم وژن سے جڑا ہوا ہے جس کی بنیاد شہید حکیم محمد سعید نے رکھی۔

میرے ملک میں جب صبح بیدار ہوتی ہیں، بچے اسکولوں کی طرف رواں دواں ہوتے ہیں، اسپتالوں میں زندگی کی امیدیں روشن ہوتی ہیں، لائبریریوں میں علم کے چراغ جلتے ہیں اور معاشرتی زندگی اپنی رفتار پکڑتی ہے۔ تو ان سب مناظر کے پیچھے خدمت، فکر اور تسلسل کی ایک کہانی خاموشی سے جاری ہوتی ہے۔ یہ کہانی ایک شخص کے خواب سے شروع ہوکر آج ایک قومی اور فکری تحریک کی صورت اختیار کرچکی ہے۔

شہید حکیم محمد سعید کی زندگی خدمت، سادگی، علم دوستی اور انسانیت سے بے پناہ وابستگی کی روشن مثال تھی۔ وہ صرف ایک معالج نہیں تھے، بلکہ ایک فکری تحریک، ایک نظریہ اور ایک مکمل فلسفہ حیات تھے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ اس یقین کی گواہی دیتا ہے کہ انسان کی اصل کامیابی دوسروں کی بھلائی میں پوشیدہ ہے۔ انھوں نے صحت عامہ، تعلیم، اخلاقی تربیت اور تہذیبی بیداری کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کردی۔

ان کے نزدیک، طب محض پیشہ نہیں، بلکہ ایک اخلاقی ذمے داری ہے، تعلیم ہر انسان کا بنیادی حق ہے اور خدمتِ خلق ہی زندگی کا اصل مقصد ہے۔

ان کا وژن صرف الفاظ تک محدود نہ تھا، بلکہ اداروں، منصوبوں اور عملی اقدامات کی صورت میں ایک مکمل نظام بن گیا، جس نے آنے والی نسلوں کے لیے روشنی کا ایک مینار قائم کیا۔

شہید حکیم محمد سعید کے بعد یہ عظیم مشن ایک نئے دور میں داخل ہوا، جہاں محترمہ سعدیہ راشد نے خدمت کے جذبے کی اس وراثت کو نہ صرف سنبھالا، بلکہ اسے مزید وسعت دی۔ ان کی قیادت میں ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان نے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق اپنے دائرہ کار کو مزید وسیع کیا۔ صحت کی سہولیات زیادہ افراد تک پہنچنے لگیں، تعلیمی منصوبے نئی نسل کے ذہنوں کو روشن کرنے لگے اور سماجی وثقافتی سرگرمیاں معاشرے میں شعور اور بیداری پیدا کرنے کا ذریعہ بنیں۔

مدینۃ الحکمہ

تعلیم ہمیشہ سے ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے مشن کا بنیادی ستون رہی ہے۔ شہید حکیم محمد سعید نے ایک ایسے ہمہ گیر تعلیمی نظام کا تصور پیش کیا تھا جس میں علم کا آغاز ابتدائی تعلیم سے ہو اور وہ تحقیق، تخصص اور اعلیٰ علمی درجات تک ایک مربوط اور مسلسل سفر کی صورت میں آگے بڑھے۔ اسی وژن کی عملی تعبیر مدینۃ الحکمہ

کی صورت میں سامنے آئی۔ ایک ایسا تعلیمی شہر جہاں اسکول، کالج، یونی ورسٹی اور تحقیقی ادارے ایک ہی فکری دائرے میں مربوط ہیں۔ یہاں سیکھنے کا عمل صرف کلاس روم تک محدود نہیں، بلکہ ایک مکمل علمی ماحول میں پروان چڑھتا ہے، جہاں فکر، تحقیق اور کردار سازی ساتھ ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ ہمدرد پبلک اسکول، ہمدرد ولیج اسکول، انٹرمیڈیٹ کالجز اور ہمدرد یونی ورسٹی۔ یہ سب ایک ہی تعلیمی تسلسل کی کڑیاں ہیں، جو طالب علم کو بچپن سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک ایک مربوط علمی سفر فراہم کرتی ہیں۔

اعلیٰ تعلیم کی بنیاد۔ ہمدرد یونی ورسٹی

ہمدرد یونی ورسٹی کا قیام 1991ء میں شہید حکیم محمد سعید کی انتھک کاوشوں کے نتیجے میں مدینۃ الحکمہ میں ہوا جو سندھ اور بلوچستان کی سرحد کے قریب 350 ایکڑ سے زائد رقبے پر محیط ایک منفرد تعلیمی منصوبہ ہے۔ یہ پاکستان کی ابتدائی نجی جامعات میں سے ایک ہے، جس کا مقصد محض ڈگریوں کا حصول نہیں، بلکہ علم، تحقیق اور اخلاقی تربیت کا فروغ ہے۔ مدینۃ الحکمہ کی مرکزی لائبریری، جس کا افتتاح 1989ء میں ہوا، ملک کے اہم ترین علمی مراکز میں شمار ہوتی ہے۔ اس لائبریری میں سائنس، طب، انتظامی علوم، اسلامیات اور ادب سمیت مختلف شعبہ جات پر وسیع ذخیرہ موجود ہے، جو طلبہ و محققین کے لیے علم کا ایک قیمتی خزانہ ہے۔

محترمہ سعدیہ راشد کی بصیرت افروز قیادت میں یہ تعلیمی وراثت مزید وسعت اختیار کرتی جارہی ہے۔ ان کی رہنمائی میں ہمدرد یونی ورسٹی ایک کثیرالکیمپس ادارے میں تبدیل ہوئی، جس میں اسلام آباد کیمپس کا اضافہ اس کے دائرہ کار اور اثر کو مزید وسیع کرتا ہے۔ آج ہمدرد یونی ورسٹی میں سات فیکلٹیز کام کر رہی ہیں، جہاں HEC سے منظور شدہ تعلیمی پروگرامز، جدید لیبارٹریاں، ہاسٹلز اور منظم ٹرانسپورٹ سسٹم طلبہ کو معیاری اور سہل تعلیمی ماحول فراہم کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ چار بڑے اسپتال۔ تاج میڈیکل کمپلیکس، شفا الملک میموریل اسپتال، ہمدرد یونی ورسٹی ڈینٹل اسپتال اور نعمت بیگم ہمدرد یونی ورسٹی اسپتال۔ تعلیم اور علاج کے درمیان ایک مربوط ربط قائم کرتے ہیں، جو اس ادارے کی ہمہ جہت سوچ کا عملی اظہار ہے۔

پاکستان کی پہلی گرین یونی ورسٹی

محترمہ سعدیہ راشد کی قیادت میں ہمدرد یونی ورسٹی نے ایک تاریخی سنگ میل عبور کیا اور پاکستان کی پہلی ''گرین یونی ورسٹی'' قرار پائی۔ ایک میگاواٹ سولر پاور پلانٹ، وسیع شجرکاری مہمات اور پلاسٹک بیگز کے مکمل خاتمے جیسے اقدامات نے اس ادارے کو ماحولیاتی ذمے داری کی ایک روشن مثال بنا دیا ہے۔ یہاں تعلیم، اخلاقیات اور پائیداری ایک ہی سمت میں سفر کرتے ہیں۔ ایک ایسا ماڈل جو آنے والی نسلوں کے لیے ایک محفوظ اور بہتر مستقبل کی ضمانت ہے۔

اسکولز اور کالج

اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان نے اسکولوں اور کالجوں کے نظام کو بھی مسلسل مضبوط بنایا ہے۔ ہمدرد پبلک اسکول آج بھی تعلیمی معیار، کردار سازی، نظم وضبط اور اخلاقی تربیت کا ایک مثالی ادارہ ہے۔ ہمدرد انٹرمیڈیٹ کالج کا قیام محترمہ سعدیہ راشد کی دوراندیشی کا مظہر ہے، جنھوں نے اسکول اور یونی ورسٹی کے درمیان ایک مضبوط تعلیمی پل قائم کیا، تاکہ طلبہ ایک منظم اور تسلسل کے ساتھ اعلیٰ تعلیم کی طرف بڑھ سکیں۔

ہمدرد ولیج اسکول۔ وقار کے ساتھ تعلیم

شہید حکیم محمد سعید کا یہ پختہ یقین تھا کہ تعلیم کسی بھی طبقے کی جاگیر نہیں، بلکہ ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ اسی سوچ کے تحت ہمدرد ولیج اسکول کا قیام عمل میں آیا، جہاں دیہی علاقوں کے بچوں کو شہری معیار کے مطابق مفت تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ یہاں طلبہ کو نہ صرف مفت تعلیم دی جاتی ہے، بلکہ یونیفارم، کتابیں، ٹرانسپورٹ اور ہم نصابی سرگرمیوں کی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ ادارہ محرومیوں کے اندھیرے میں امید کی ایک روشن کرن ہے۔ محترمہ سعدیہ راشد کی خصوصی نگرانی میں یہ مشن آج بھی پوری قوت کے ساتھ جاری ہے اور ہر گزرتے سال کے ساتھ مزید مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کا تعلیمی فلسفہ صرف نظری علم تک محدود نہیں، بلکہ عملی مہارتوں پر بھی زور دیتا ہے۔ اسی مقصد کے تحت ووکیشنل ٹریننگ پروگرامز کا آغاز کیا گیا، جو آج بھی نوجوانوں کو خود کفالت کی طرف لے جا رہے ہیں۔ الیکٹریکل ورک، موبائل ریپیرنگ، سلائی کڑھائی اور مختلف فنی و تخلیقی کورسز طلبہ کو ایسے ہنر فراہم کرتے ہیں جو انھیں باعزت روزگار کے قابل بناتے ہیں۔ یہ تعلیم کو زندگی کا عملی حصہ بنانے کا ایک مؤثر نظام ہے۔

ادارہ سعید۔ ایک زندہ وراثت کا امین

وقت کی رفتار کے ساتھ اکثر شخصیات تاریخ کے صفحات میں محض یاد بن کر رہ جاتی ہیں، مگر کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو اپنے افکار، کردار اور

خدمات کے باعث تاریخ میں نہیں، بلکہ خود زندہ تاریخ بن جاتی ہے۔ شہید حکیم محمد سعید بھی انہی عظیم شخصیات میں سے ہیں جن کی فکر آج بھی رہنمائی کا چراغ بنی ہوئی ہے۔ محترمہ سعدیہ راشد کی بصیرت افروز رہنمائی میں قائم ہونے والا ادارہ سعید اسی زندہ وراثت کے تحفظ اور تسلسل کا ایک منظّم اور بامقصد ادارہ ہے۔ یہ محض ایک آرکائیو یا ریکارڈ روم نہیں، بلکہ ایک فکری مرکز ہے جہاں ایک عظیم انسان کی زندگی، فکر اور خدمات کو محفوظ، مرتب اور آنے والی نسلوں تک منتقل کیا جا رہا ہے۔ ادارہ سعید میں شہید حکیم محمد سعید کی زندگی کے ہر پہلو کو انتہائی ترتیب اور تحقیق کے ساتھ محفوظ کیا گیا ہے۔ ان کی تقاریر، تحریریں، خطوط، تصاویر اور ذاتی استعمال کی اشیاء ایک ایسے علمی و تاریخی ذخیرے کی صورت میں موجود ہیں جو ان کے فکری سفر کی مکمل تصویر پیش کرتا ہے۔ یہ ادارہ سعید اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ان کے خیالات محض ماضی کا حصہ نہ رہیں، بلکہ حال اور مستقبل کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنے رہیں۔ ہر دستاویز، ہر تصویر اور ہر تحریر ایک ایسے پیغام کی امین ہے جو انسانیت، خدمت، علم اور اخلاق کی بنیادوں پر استوار ہے۔ ادارہ سعید تحقیق اور فکری رہنمائی کا ایک فعال ادارہ بھی ہے۔ یہاں محققین، طلبہ اور اسکالرز کو وہ تمام بنیادی مواد فراہم کیا جاتا ہے جس کے ذریعے وہ شہید حکیم محمد سعید کی فکر کو گہرائی سے سمجھ سکیں اور اس پر مزید علمی کام کر سکیں۔ ادارہ سعید نئی نسل کو اس فکری وراثت سے جوڑنے کا ایک پل ہے۔ ایک ایسا پل جو ماضی کی عظمت کو حال کی ضرورتوں اور مستقبل کی سمتوں سے مربوط کرتا ہے۔ محترمہ سعدیہ راشد کی قیادت میں ادارہ سعید اس عزم کی علامت ہے کہ کوئی بھی عظیم فکر وقت کے ساتھ مدھم نہیں ہونے دی جائے گی۔ یہاں محفوظ کیا جانے والا ہر لفظ، ہر دستاویز اور ہر یادگار اس بات کا اعلان ہے کہ شہید حکیم محمد سعید کا پیغام آج بھی زندہ ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے بھی مشعلِ راہ رہے گا۔ ادارہ سعید در حقیقت ایک شخصیت کا نہیں، بلکہ ایک تحریک کا محافظ ہے۔ وہ تحریک جو علم، انسانیت، خدمت اور اخلاقی اقدار کے گرد گھومتی ہے۔

صحت کے شعبے میں خدمات
عملی ہمدردی کی روشن مثال

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان میں صحت کے شعبے میں خدمات کا بنیادی اُصول ایک سادہ، مگر نہایت بامعنی حقیقت پر قائم ہے کہ کسی بھی انسان کو اس کے حالات، غربت یا مجبوری کی وجہ سے علاج سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ یہی وہ فکری بنیاد ہے جس پر شہید حکیم محمد سعید نے صحت عامہ کے ایک ایسے نظام کی بنیاد رکھی جو اخلاق، خدمت اور انسان دوستی کے اصولوں سے مزین تھا۔ ہمدرد پاکستان کی صحت کے شعبے میں خدمات کا آغاز 26/جون 1948ء کو کراچی میں ہمدرد مطب کے قیام سے ہوا، جہاں مریضوں سے صرف ادویات کی قیمت لی جاتی تھی جب کہ مشاورت اور نسخہ نویسی بالکل مفت فراہم کی جاتی تھی۔ یہ ایک ایسا منفرد ماڈل تھا جو انسان کی عزتِ نفس کو مقدم رکھتا تھا۔ وقت کے ساتھ یہ سلسلہ راولپنڈی، لاہور اور پشاور تک پھیلتا چلا گیا اور ایک محدود آغاز ایک وسیع قومی خدمت میں تبدیل ہو گیا۔

ہمدرد فری موبائل ڈسپنسریز
علاج دروازے تک

1963ء میں شہید حکیم محمد سعید نے ایک انقلابی تصور، فری موبائل ڈسپنسریز پیش کیا۔ یعنی علاج کو اسپتالوں کی دیواروں سے نکال کر براہِ راست عوام کے دروازے تک پہنچا دینا۔ ابتدائی طور پر کراچی میں چند گاڑیوں سے شروع ہونے والا یہ منصوبہ آج ایک ملک گیر نیٹ ورک کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ محترمہ سعدیہ راشد کی قیادت میں اس خدمت کو مزید وسعت ملی اور اب تقریباً 20 موبائل ڈسپنسریز ملک کے مختلف بڑے شہروں اور دور دراز علاقوں میں سالانہ لاکھوں مریضوں کو مفت طبی معائنہ اور ادویات فراہم کر رہی ہیں۔ یہ صرف ایک طبی سروس نہیں، بلکہ خدمتِ خلق کی ایک متحرک تصویر ہے جو ہر روز انسانیت کے زخموں پر مرہم رکھتی ہے۔

نعمت بیگم ہمدرد یونی ورسٹی اسپتال
جدید علاج اور خدمت کا امتزاج

محترمہ سعدیہ راشد کی رہنمائی میں قائم ہونے والا نعمت بیگم ہمدرد یونی ورسٹی اسپتال ابتدا میں 50 بستروں پر مشتمل تھا، جو آج 350 بستروں پر مشتمل ایک جدید جنرل اسپتال کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ یہ اسپتال نہ صرف جدید طبی سہولیات فراہم کرتا ہے بلکہ طبی تعلیم، کلینیکل ٹریننگ اور ریسرچ کا بھی ایک اہم مرکز ہے۔ یہاں علاج، تعلیم اور تحقیق ایک ہی نظام کے تحت جڑے ہوئے ہیں، جو ہمدرد کے اس وژن کی عکاسی کرتا ہے کہ علم اور خدمت ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔

ہمدرد ہیلتھ کارڈ
صحت کی سہولت سب کے لیے

بڑھتے ہوئے طبی اخراجات اور عام آدمی کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے، محترمہ سعدیہ راشد کی خصوصی رہنمائی میں ہمدرد ہیلتھ کارڈ پروگرام کا آغاز کیا گیا۔

یہ پروگرام کم آمدنی والے خاندانوں، یومیہ اجرت پر کام کرنے والے افراد اور ہمدرد کے ملازمین کے لیے بنایا گیا ہے، جس کے تحت او پی ڈی اور ان ڈور مریضوں کو 70,000 روپے تک کی طبی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ایک تاریخی اور قابلِ فخر اقدام کے طور پر اس پروگرام میں خواجہ سرا برادری کو بھی شامل کیا گیا، جو ہمدرد کے اس یقین کی عملی تعبیر ہے کہ صحت ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ بلا تفریق، بلا امتیاز۔

شفاالملک میموریل اسپتال
طبِ مشرق اور جدید طب کا امتزاج

شہید حکیم محمد سعید کی قائم کردہ روایت کے مطابق شفاالملک میموریل اسپتال ایک ایسا ادارہ ہے جہاں مشرقی، یونانی اور ایلوپیتھک طب کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ 150 بستروں پر مشتمل یہ اسپتال نہ صرف مریضوں کو مفت یا کم لاگت علاج فراہم کرتا ہے، بلکہ اطراف کے علاقوں کے لیے ایک اہم طبی مرکز کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ یہاں طلبہ کے لیے عملی تربیت کا بھی بھرپور انتظام موجود ہے، جو طبِ مشرقی کی روایت کو زندہ رکھتا ہے۔

تاج میڈیکل کمپلیکس
علاج، تعلیم اور تحقیق کا مرکز

تاج میڈیکل کمپلیکس ہمدرد کے شعبہ صحت کے وژن کا ایک اور اہم ستون ہے۔ 300 بستروں پر مشتمل یہ اسپتال جدید طبی سہولیات سے آراستہ ہے۔ یہ اسپتال نہ صرف مریضوں کے علاج کا مرکز ہے، بلکہ طبی تعلیم، کلینیکل ٹریننگ اور تحقیق کے میدان میں بھی ایک فعال کردار ادا کرتا ہے۔ یہاں نوجوان ڈاکٹرز کو جدید تقاضوں کے مطابق تربیت دی جاتی ہے، تاکہ وہ مستقبل میں بہتر طبی خدمات انجام دے سکیں۔

اسپتالوں سے لے کر موبائل ڈسپنسریز تک، ہیلتھ کارڈ سے لے کر طبی تعلیم تک ۔ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے شعبے میں خدمات انجام دینے کا نظام ایک مربوط اور ہمہ گیر خدمت کا ماڈل ہے۔ یہ وہ سفر ہے جو شہید حکیم محمد سعید کے وژن سے شروع ہوا اور آج محترمہ سعدیہ راشد کی قیادت میں مزید مضبوط، وسیع اور مؤثر ہو چکا ہے۔ یہ صرف علاج کا نظام نہیں، بلکہ انسانیت کے لیے ایک پیغام ہے کہ ہمدردی، وقار اور شفا ایک ساتھ چل سکتے ہیں اور یہی اصل خدمت ہے۔

غیر سرکاری اداروں کے ساتھ اشتراک
خدمت کے دائرے کی وسعت

شہید حکیم محمد سعید کا یہ پختہ یقین تھا کہ خدمتِ خلق کا دائرہ کسی ایک ادارے یا فرد تک محدود نہیں رہ سکتا۔ انسانیت کی فلاح ایک ایسا مشن ہے جسے آگے بڑھانے کے لیے اجتماعی کوششیں، باہمی تعاون اور ادارہ جاتی اشتراک ناگزیر ہے۔ اسی وژن کو بنیاد بناتے ہوئے ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، محترمہ سعدیہ راشد کی بصیرت افروز قیادت میں مسلسل ایسے غیر سرکاری اور فلاحی اداروں کے ساتھ اشتراکِ عمل کو فروغ دے رہا ہے جو ملک بھر میں صحت، تعلیم اور سماجی ترقی کے شعبوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان نہ صرف طویل المدتی شراکت دار اداروں کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے، بلکہ ضرورت کے مطابق متعدد فلاحی اداروں کو وقتی اور ہنگامی تعاون بھی فراہم کرتی ہے۔ یہ تعاون ان اداروں کو اپنی انسانی خدمات کو جاری رکھنے اور مزید مؤثر بنانے میں مدد دیتا ہے۔ اس باہمی تعاون کے ذریعے صحت، تعلیم اور سماجی بہبود کے منصوبے ملک کے مختلف علاقوں میں مزید وسعت اختیار کرتے ہیں۔ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے ساتھ مسلسل یا منصوبہ جاتی بنیادوں پر منسلک چند نمایاں فلاحی ادارے درج ذیل ہیں:

فرینڈز آف برنز سینٹر، بروکس ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن، پیشنٹس بہبود سوسائٹی (آغا خان یونیورسٹی اسپتال)، کوہی گوٹھ اسپتال، احسان ٹرسٹ، لائف اسپیشل ایجوکیشن اسکول، کراچی ووکیشنل ٹریننگ سینٹر (KVTC) یہ تمام ادارے اپنے اپنے شعبوں میں انسانی خدمت کی روشن مثال ہیں۔ ہمدرد کے ساتھ ان کا اشتراک ایک وسیع تر فلاحی نیٹ ورک کی تشکیل کرتا ہے۔ یہ تعاون اس حقیقت کی عملی تعبیر ہے کہ حقیقی خدمت وہی ہے جو دوسروں کو بھی مضبوط بنائے اور فلاح کا دائرہ فرد سے نکل کر معاشرے تک وسیع ہو جائے۔

اسکالرشپس۔ نوجوانوں کے خوابوں کو حقیقت میں تبدیل کرنے کی کاوش

محترمہ سعدیہ راشد کی قیادت میں ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان نے تعلیم کے فروغ کو ایک منظم اور مسلسل عمل کی صورت دی ہے، جس کی روشن مثال حکیم محمد سعید میموریل اسکالرشپ پروگرام ہے۔ 2002-03 میں شروع کیا جانے والا یہ پروگرام شہید حکیم محمد سعید کے اس یقین کی عملی تعبیر ہے کہ تعلیم ہی وہ طاقت ہے جو انسان اور معاشرے دونوں کا مستقبل بدل سکتی ہے۔ یہ اسکالرشپس اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ مالی مشکلات کسی بھی ہونہار طالب علم کے تعلیمی سفر میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ یہ پروگرام پاکستان کے تمام 26 تعلیمی بورڈز تک پھیلا ہوا ہے۔ میرٹ اور ضرورت دونوں بنیادوں پر مستحق طلبہ کی مدد کرتا ہے: میٹرک

کے طلبہ: سالانہ 50,000 روپے، انٹرمیڈیٹ کے طلبہ: سالانہ 75,000 روپے۔ یہ محض مالی معاونت نہیں، بلکہ ایک فکری سرمایہ کاری ہے۔ ایسی نسل کی تیاری جو علم، کردار اور قابلیت کے ساتھ ملک کی باگ ڈور سنبھال سکے۔

انفرادی معاونت۔ وقار کے ساتھ مدد

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے تحت بزرگ افراد، بیوگان، معذور افراد، بے روزگار افراد اور دیگر مستحق افراد کو باقاعدہ مالی معاونت فراہم کی جاتی ہے۔ یہ معاونت منظّم نظام کے تحت بینک ڈیبٹ کارڈز کے ذریعے دی جاتی ہے، تاکہ امداد کے ساتھ ساتھ خودداری اور وقار بھی برقرار رہے۔

تعلیمی معاونت۔ علم کا تسلسل

تعلیم کے سفر کو بغیر رکاوٹ جاری رکھنے کے لیے مستحق طلبہ کو پرائمری سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک ماہانہ وظائف اور تعلیمی معاونت فراہم کی جاتی ہے۔ یہ اقدام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کوئی بھی طالب علم صرف مالی مشکلات کی وجہ سے اپنی تعلیم ادھوری نہ چھوڑے۔

راشن اور غذائی امداد۔ رمضان میں خدمت کا جذبہ

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں ملک کے بڑے شہروں میں ہزاروں مستحق خاندانوں میں ضروری غذائی پیکجز تقسیم کیے جاتے ہیں۔ یہ اقدام صرف خوراک کی فراہمی نہیں، بلکہ عزت، احترام اور ہمدردی کے ساتھ مدد کا عملی اظہار ہے۔

موسمِ سرما کی امداد۔ سردیوں میں گرمجوشی

شدید سردیوں کے دوران پنجاب، خیبر پختونخوا، سندھ، بلوچستان اور آزاد کشمیر کے مختلف علاقوں میں کمبل، راشن بیگز اور ضروری اشیاء تقسیم کی جاتی ہیں۔ یہ امدادی سرگرمیاں ان افراد کے لیے سہارا بنتی ہیں جو موسمی سختیوں میں سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

ڈیجیٹلائزیشن۔ علم کا تحفظ، مستقبل کی سہولت

وقت کے تقاضوں کے مطابق ہمدرد کے نایاب کتب، رسائل اور آرکائیول مواد کو ڈیجیٹلائز کیا گیا، تاکہ نہ صرف تاریخی علمی ورثہ محفوظ رہے، بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بآسانی قابلِ رسائی بھی ہو۔

ماہنامہ ہمدرد نونہال
بچپن کی فکری تربیت کا چراغ

1953ء میں شہید حکیم محمد سعید کی جانب سے جاری کیا جانے والا ماہنامہ ہمدرد نونہال پاکستان کا سب سے زیادہ پڑھا جانے والا بچوں کا رسالہ ہے۔ یہ رسالہ آج بھی اپنی فکری اور اخلاقی تربیتی روایت کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اب دو لسانی (اردو، انگریزی) صورت میں شائع ہونے والا یہ رسالہ بچوں میں مطالعہ کی عادت، تخلیقی صلاحیت اور کردار سازی کو فروغ دیتا ہے۔

ماہنامہ ہمدردِ صحت
صحت کی آگہی کا مستند ذریعہ

1931ء سے جاری ہمدردِ صحت ایک ماہنامہ طبی جریدہ ہے جو عوام اور ماہرین دونوں کے لیے صحت سے متعلق مستند معلومات فراہم کرتا ہے۔ یہ رسالہ دہائیوں سے صحت عامہ کے شعور کو فروغ دینے میں ایک قابلِ اعتماد ذریعہ رہا ہے۔

ہمدرد اسلامکس
فکری مکالمے کا عالمی پلیٹ فارم

1978ء سے شائع ہونے والا Hamdard Islamicus ایک بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ اور Indexed-Scopus سہ ماہی تحقیقی جریدہ ہے۔ یہ اسلامی فکر اور جدید علمی دنیا کے درمیان مکالمے کو فروغ دیتا ہے اور مشرق و مغرب کے علمی روابط کو مضبوط بناتا ہے۔

ہسٹاریکس۔ تاریخ کا علمی شعور

Historicus، جو پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کا سہ ماہی تحقیقی جریدہ ہے، 1953ء سے جنوبی ایشیا اور اسلامی تاریخ پر تحقیقی مواد شائع کر رہا ہے۔ ہمدرد کی علمی سرپرستی میں یہ جریدہ تاریخی شعور اور تحقیق کے فروغ میں مسلسل کردار ادا کر رہا ہے۔

شگوفہ اور ہمدرد خبرنامہ
ادارہ جاتی تسلسل کی دستاویز

ہمدرد کی اشاعتی روایت میں شگوفہ اور ہمدرد خبرنامہ اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ سالانہ اور ماہانہ بنیادوں پر یہ اشاعتیں طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں، تعلیمی سرگرمیوں، کانفرنسز اور ادارہ جاتی خدمات کو محفوظ کرتی ہیں۔

یہ اشاعتیں ماضی، حال اور مستقبل کے درمیان ایک زندہ ربط قائم کرتی ہیں، جو ہمدرد کے تسلسل اور فکری ہم آہنگی کی علامت ہے۔

ہمدرد شوریٰ پاکستان
فکری مکالمے کا پلیٹ فارم

ہمدرد شوریٰ ایک ایسا فکری فورم ہے جہاں مرد و خواتین قومی مسائل پر سنجیدہ مکالمہ کرتے ہیں اور معاشرتی و فکری رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ شہید حکیم

محمد سعید کے وژن پر قائم یہ پلیٹ فارم راولپنڈی/ اسلام آباد، لاہور، پشاور اور کراچی میں فعال ہے۔

یادیں باتیں

یادیں باتیں ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کا ایک سالانہ خصوصی پروگرام ہے جو شہید حکیم محمد سعید کی حیات و خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔اس پروگرام میں اخلاقی اقدار، اسلامی تعلیمات، محبتِ وطن اور انسان دوستی کے پیغامات کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ساتھ ہی طب، تعلیم اور فلاحی خدمات میں ان کے کردار کو یاد کرتے ہوئے نئی نسل کو ان کے مشن سے جوڑا جاتا ہے۔

ہمدرد نونہال اسمبلی
بچوں کی فکری تربیت کا مرکز

1985ء سے جاری ہمدرد نونہال اسمبلی بچوں کی ذہنی، فکری اور تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا ایک منفرد پلیٹ فارم ہے۔کراچی، لاہور، راولپنڈی/ اسلام آباد اور پشاور میں منعقد ہونے والے ماہانہ اجلاسوں میں ہزاروں بچے مباحثوں، تقاریر اور ہم نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ اسمبلی انھیں مستقبل کے ذمے دار شہری بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

انٹرنیشنل چلڈرنز ہیلتھ کانفرنس
صحت مند نسل کی طرف قدم

ہر سال عالمی یومِ صحت کے موقع پر منعقد ہونے والی انٹرنیشنل چلڈرنز ہیلتھ کانفرنس بچوں کی صحت، تعلیم اور فلاح و بہبود کے حوالے سے شعور اجاگر کرتی ہے۔ یہ کانفرنس ملک بھر میں صحت مند طرزِ زندگی، احتیاطی تدابیر اور بہتر مستقبل کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتی ہے اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ماہرین کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرتی ہے۔

33 ویں بین الاقوامی چلڈرنز ہیلتھ کانفرنس
ایک مستقل عزم

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان اب تک 33 انٹرنیشنل چلڈرنز ہیلتھ کانفرنسز منعقد کر چکا ہے۔ یہ پلیٹ فارم بچوں کی صحت، تعلیم اور احتیاطی طبی شعور کو یکجا کرتا۔

نونہال سیرت کانفرنس
اخلاقی تربیت کا تسلسل

نونہال سیرت کانفرنس بچوں میں نبی کریم حضرت محمد ﷺ سے محبت، اخلاقی اقدار اور ذمے دار شہری ہونے کا شعور پیدا کرنے کے لیے منعقد کی جاتیں ہیں۔ان پروگراموں میں مختلف شہروں سے بچوں کی شرکت انھیں قیادت، ذمے داری اور سماجی کردار کے حوالے سے عملی تربیت فراہم کرتی ہے، جو محترمہ سعدیہ راشد کی رہنمائی میں مسلسل فروغ پا رہی ہے۔

ان تمام قومی تعمیرِ نو کے منصوبوں کے ذریعے ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان ایک ایسے معاشرے کی تشکیل میں مصروف ہے جو علم، اخلاق اور ذمے داری کی بنیادوں پر قائم ہو۔یہی وہ خواب ہے جو شہید حکیم محمد سعید نے دیکھا تھا اور آج محترمہ سعدیہ راشد کی قیادت میں یہ خواب ایک زندہ حقیقت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ یہ سفر دراصل ایک نسل سے دوسری نسل تک شعور، کردار اور خدمت کی منتقلی کا سفر ہے، جو پاکستان کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔

ہنگامی امداد
پاکستان بھر میں انسانیت کی خدمت

قدرتی آفات ہوں یا غیر متوقع ہنگامی حالات۔ سیلاب، شدید گرمی کی لہریں، وبائی امراض یا کسی بھی نوعیت کا بحران۔ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کی جانب سے فوری طور پر متحرک ہو کر متاثرہ علاقوں تک امداد پہنچائی جاتی ہے، تاکہ متاثرین کو بروقت، باوقار اور مؤثر سہارا فراہم کیا جا سکے۔ یہ خدمت صرف امداد نہیں، بلکہ ایک منظّم انسانی نظام ہے جو ہر حال میں ضرورت مندوں کے ساتھ کھڑا رہتا ہے۔

سیلاب اور آفات میں امدادی سرگرمیاں
منتخب جھلکیاں

حالیہ برسوں میں ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان نے ملک کے مختلف حصوں میں ہنگامی امدادی سرگرمیوں کے ذریعے ہزاروں خاندانوں تک مدد پہنچائی:

2025ء لاہور۔فری موبائل ڈسپنسریز کے ذریعے سیلاب متاثرہ علاقوں میں طبی امداد، راشن، کمبل اور خیمے فراہم کیے گئے۔

2025ء خیبر پختونخوا (ضلع بونیر)۔محترمہ سعدیہ راشد کی رہنمائی میں800 فوڈ پیکیجز دور دراز علاقوں (کوٹ بار گوکند، کوز گوکند، بشونئ پیر بابا، چغرزئی) میں تقسیم کیے گئے۔

2025ء خیبر پختونخوا(AMDA تعاون)۔ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے اشتراک سے100 فوڈ پیکیجز فراہم کیے گئے۔

2022ء بیلہ، بلوچستان ۔متاثرہ آبادی کو راشن، طبی کیمپس اور ضروری اشیاء فراہم کی گئیں۔

2022ء حیدرآباد، سندھ۔سیلاب متاثرہ خاندانوں کو راشن، کمبل، مچھر دانیاں، خیمے اور ادویات فراہم کی گئیں۔

2022ء ماتلی، سندھ۔متاثرہ علاقوں میں طبی کیمپس اور امدادی اشیاء تقسیم کی گئیں۔

2022ء اوتھل، بلوچستان ۔راشن، خیمے، کمبل اور ادویات فراہم کر کے بحران زدہ آبادی کی مدد کی گئی۔

2022ء سجاول ضلع، سندھ ۔متاثرہ خاندانوں کو خوراک، رہائش اور طبی سہولتیں فراہم کی گئیں۔

حکیم محمد سعید
طبِ مشرقی کے سفیر

شہید حکیم محمد سعید محض ایک معالج نہیں تھے، بلکہ ایک فکری انقلاب کے معمار تھے۔ انھوں نے پاکستان میں طب کے تصور کو محدود دائرے سے نکال کر ایک ہمہ گیر، سائنسی اور اخلاقی نظام کی صورت دی۔ ان کی بصیرت نے مشرقی (یونانی) طب کو محض روایت نہیں رہنے دیا، بلکہ اسے تحقیق، معیار اور جدید طبی نظام کے ساتھ جوڑ کر ایک باقاعدہ اور معتبر شعبے کی حیثیت عطا کی۔

طب کا نیا معیار علم، تحقیق اور اخلاق

شہید حکیم محمد سعید کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ انھوں نے طبِ مشرقی کو جدید تحقیق کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا۔ ان کے نزدیک طب صرف علاج کا نام نہیں، بلکہ انسان کی جسمانی، ذہنی اور اخلاقی بہتری کا ایک مکمل نظام تھا۔ انھوں نے طبی تعلیم اور عمل میں سائنسی اصولوں کو شامل کیا اور اس بات پر زور دیا کہ ہر علاج تحقیق، مشاہدے اور اخلاقی ذمے داری کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ اس طرح انھوں نے طبِ مشرقی کو ایک باوقار علمی و طبی شعبے کے طور پر تسلیم کروانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

اتحادِ ثلاثہ۔ ایک انقلابی تصور

شہید حکیم محمد سعید نے ایک ایسا تصور پیش کیا جو اپنے وقت سے کہیں آگے تھا، اتحادِ ثلاثہ۔ یہ ایک انقلابی فکری فریم ورک تھا جس کے تحت تین مختلف طبی شعبوں کو ایک پلیٹ فارم پر لایا گیا: مشرقی طب کے ماہرین، ایلوپیتھک ڈاکٹرز اور فارماسسٹ۔ اس تصور کا مقصد تعاون تھا، تاکہ مختلف طبی نظام ایک دوسرے سے سیکھ سکیں، تحقیق کو فروغ دیں اور مریض کے لیے بہتر اور مؤثر علاج ممکن بنایا جا سکے۔ شہید حکیم محمد سعید نے دہائیوں پہلے یہ حقیقت سمجھ لی تھی کہ مستقبل کا علاج مختلف شعبوں کے اشتراک سے ہی بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ شہید حکیم محمد سعید کا وژن محض پاکستان کی حدود تک محدود نہ تھا۔ ان کی فکر کا دائرہ سرحدوں سے بالاتر ہو کر انسانیت کی خدمت تھا۔ اسی وژن کی عملی تعبیر ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کی صورت میں سامنے آئی، جو آج نہ صرف قومی سطح پر صحت، تعلیم اور فلاحِ انسانیت کے میدان میں خدمات انجام دے رہی ہے بلکہ عالمی سطح پر بھی ایک معتبر ادارے کے طور پر پہچانی جاتی ہے۔

عالمی ادارہ صحت کے ساتھ تاریخی تعاون

عالمی ادارہ صحت (WHO) میں نمائندگی اور پذیرائی ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کو عالمی ادارہ صحت کے علاقائی دفتر برائے مشرقی بحیرہ روم (WHO-EMRO) میں ایک Recognised Observer کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ اعزاز اس بات کی علامت ہے کہ: مشرقی طب کو عالمی سطح پر احترام حاصل ہو رہا ہے۔ متبادل طبی نظاموں کی اہمیت کو تسلیم کیا جا رہا ہے اور شہید حکیم محمد سعید کا وژن آج بھی محترمہ سعدیہ راشد کی قیادت میں زندہ اور مؤثر انداز میں آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ شناخت صرف ایک ادارہ جاتی اعزاز نہیں، بلکہ پاکستان کے فکری اور طبی کردار کی عالمی سطح پر توثیق بھی ہے۔

1981ء میں شہید حکیم محمد سعید نے جنیوا میں منعقد ہونے والی Collaborating Centres for Traditional and Indigenous Medicine WHO کی کوآرڈینیٹنگ میٹنگ میں پاکستان کی نمائندگی کی۔ یہ موقع ان کی فکری بصیرت اور عالمی صحت کے نظام میں مشرقی طب کے کردار کے حوالے سے ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس تاریخی موقع پر انھوں نے ایک انقلابی تجویز پیش کی ''ٹراڈیشنل میڈیسن فنڈ''، جس کے لیے انھوں نے ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کی جانب سے 10,000 امریکی ڈالر کا عطیہ دیا۔ یہ قدم نہ صرف عالمی صحت کے نظام میں ایک مثبت پیش رفت تھا، بلکہ اس نے یہ ثابت کیا کہ مشرقی طب بھی بین الاقوامی تحقیق اور صحت عامہ کے نظام کا حصہ بن سکتی ہے۔

محترمہ سعدیہ راشد کی بصیرت افروز قیادت میں ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان نے عالمی سطح پر حاصل ہونے والی پذیرائی کو محض ایک اعزاز کے طور پر نہیں، بلکہ ایک عملی ذمے داری کے طور پر قبول کیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت (WHO) کی 75ویں سالگرہ کے موقع پر ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان نے شہید حکیم محمد سعید کے وژن اور ''صحت سب کے لیے'' (Health for All) کے عالمی اصول کو بنیاد بناتے ہوئے پاکستان بھر میں ایک جامع اور مؤثر فلاحی و صحتی پروگرام کا آغاز کیا۔

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان نے نوجوانوں کو صحت کے شعور اور سماجی ذمے داری سے جوڑنے کے لیے مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کیا، جن میں شامل ہیں: آرٹ اور پوسٹر مقابلے، طلبہ کے مباحثے اور لیکچرز، ڈیجیٹل پریزنٹیشنز اور آگاہی سیشنز شامل تھیں۔ ہمدرد نونہال اسمبلی میں اس حوالے سے خاص اجلاس

منعقد کیا گیا۔ بہتر معاشرہ بہتر صحت کے اصولوں پر گامزن رہتے ہوئے کمیونٹی لیول پر آگاہی کی سرگرمیاں کروائی گئی۔ جن میں ہیلتھ واکس، میڈیکل کیمپس، آگاہی مہمات شامل ہیں۔

محترمہ سعدیہ راشد کی خصوصی ہدایات پر نعمت بیگم ہمدرد یونی ورسٹی اسپتال، ہمدرد یونی ورسٹی ڈینٹل اسپتال، شفاالملک میموریل اسپتال میں مریضوں کو مشاورت، اسکریننگ اور ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں، تاکہ علاج ہر فرد کے لیے باوقار اور مساوی طور پر دستیاب ہو۔

2025ء صحت سے آگہی کے عالمی دنوں کے ساتھ ہم آہنگ عملی اقدامات

سال 2025ء میں ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان نے عالمی صحت کے ایام کو مقامی سطح پر مؤثر فلاحی سرگرمیوں سے جوڑا، جن میں شامل ہیں:

☆ ورلڈ بلڈ ڈونر ڈے۔ خون کے عطیات کے کیمپس

☆ ورلڈ فوڈ سیفٹی ڈے۔ سائنسی بنیادوں پر آگاہی سیشنز

☆ ورلڈ ہیپاٹائٹس ڈے۔ کراچی، لاہور، پشاور، راولپنڈی اور اسلام آباد میں مفت اسکریننگ اور موبائل ڈسپنسری خدمات

☆ ورلڈ بریسٹ فیڈنگ ڈے۔ ماں اور بچے کی صحت کے لیے آگاہی مہم

☆ ورلڈ مینٹل ہیلتھ ڈے۔ نفسیاتی معائنہ اور شعور بیداری سیشنز

☆ ورلڈ ڈائبیٹیز ڈے۔ طرزِ زندگی میں بہتری اور مریضوں کی رہنمائی

یہ تمام سرگرمیاں اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان عالمی صحت کے ایجنڈے کو مقامی ضروریات سے ہم آہنگ کر کے عملی شکل دے رہا ہے۔

طبِ مشرقی کی مضبوطی قومی سطح پر ایک نئی پہچان

سال 2025ء ہمدرد یونی ورسٹی اور اس کی فیکلٹی آف ایسٹرن میڈیسن کے لیے ایک تاریخی سنگ میل ثابت ہوا، جب وفاقی وزیرِ صحت نے یونی ورسٹی کیمپس کا دورہ کیا اور مشرقی (یونانی) طب کو پاکستان کے صحت اور فارماسیوٹیکل نظام کا ایک اہم اور تسلیم شدہ جزو قرار دیا۔ یہ محض ایک رسمی اعتراف نہیں تھا، بلکہ ایک فکری اور طبی انقلاب کی توثیق تھی جس میں تحقیقی اور کلینیکل سرگرمیوں کے لیے ادارہ جاتی معاونت، پالیسی سطح پر مؤثر وکالت اور ریگولیٹری رہنمائی، تربیتی پروگرامز کے ذریعے باصلاحیت معالجین کی تیاری شامل ہیں

قیادت، وراثت اور مسلسل سفر

محترمہ سعدیہ راشد، جنھیں مارچ 2025ء میں ہلالِ امتیاز سے نوازا گیا، ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کی ایک ممتاز فلاحی شخصیت، ماہرِ تعلیم اور دور اندیش رہنما ہیں۔ انھوں نے 1998ء میں شہید حکیم محمد سعید کی المناک شہادت کے بعد ان کے مشن کی ذمے داری سنبھالی اور اسے نہایت وقار اور تسلسل کے ساتھ آگے بڑھایا۔ ان کی قیادت میں ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان نے تعلیم، صحت اور سماجی فلاح کے شعبوں میں غیر معمولی ترقی کی۔ مفت کلینکس، موبائل ڈسپنسریز اور فلاحی منصوبے آج بھی ملک کے دور دراز اور محروم طبقات تک پہنچ رہے ہیں۔

محترمہ سعدیہ راشد کی خدمات کو عالمی سطح پر بھی تسلیم کیا گیا ہے جن میں نمایاں طور پر کراچی پریس کلب کی لائف ممبرشپ (سماجی و تعلیمی خدمات کے اعتراف میں)، جاپان کا اعلیٰ اعزاز The Order of Rising Sun (پاکستان اور جاپان کے ثقافتی تعلقات کے فروغ پر)، پاکستان جاپان کلچرل ایسوسی ایشن (سندھ) کی صدارت، ڈیوک آف ایڈنبرا ایوارڈ پروگرام (پاکستان) کی ٹرسٹی۔ ان کی قیادت میں لاکھوں افراد ہمدرد کے فلاحی منصوبوں سے مستفید ہو رہے ہیں اور ہر اقدام تعلیم، صحت، ثقافت اور قومی تعمیر کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، شہید حکیم محمد سعید کے لازوال وژن اور محترمہ سعدیہ راشد کی مضبوط قیادت کے ساتھ، آج بھی اس عزم پر قائم ہے کہ: صحت سب کے لیے ہو، تعلیم ہر انسان تک پہنچے اور خدمت انسانیت کا سب سے بڑا اصول رہے۔ یہ محض ایک ادارہ نہیں۔ یہ ایک زندہ سفر ہے، جو جاری ہے اور ہر گزرتے دن کے ساتھ مزید مضبوط، وسیع اور مؤثر ہوتا جا رہا ہے۔

ہمدرد شوریٰ پاکستان
سالانہ مشترکہ اجلاس
دعوت نامہ

شہید پاکستان حکیم محمد سعید کے دائرہ خدمات اور کارہائے نمایاں میں ایک اہم اور دیرپا پیش رفت ہمدرد شوریٰ پاکستان کا قیام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ حکیم محترم کے بعد بھی اس منفرد فورم سے معزز اراکین کی وابستگی، دلچسپی اور فکری رہنمائی کے باعث ہمدرد شوریٰ پاکستان کی افادیت اور اہمیت نہ صرف برقرار ہے، بلکہ مختلف حلقوں میں اسے قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ہمدرد شوریٰ کے پلیٹ فارم سے اب تک بے شمار قومی اور بین الاقوامی سطح کے حساس اُمور کو سنجیدہ غور و فکر کا موضوع بنایا گیا ہے۔ خلوص، دیانت اور غیر جانبداری کے ساتھ

مرتب کی گئی سفارشات اربابِ اختیار اور عوام الناس کے سامنے پیش کی جاتی رہی ہیں۔ اس امر کی خواہش ہے کہ ہمدرد کے چاروں مراکز کے اسپیکرز اور ڈپٹی اسپیکرز ایک جگہ جمع ہوں۔ اسی مقصد کے تحت ہمدرد شوریٰ کا مشترکہ اجلاس بدھ، 15 جنوری 2026ء کو شام 5:30 بجے سے 6:30 بجے تک اسلام آباد کلب میں منعقد ہوگا۔ اجلاس کے بعد 7:00 بجے سے 8:00 بجے تک، عشائیہ کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اپنی شرکت سے اس اجلاس کو کامیاب بنانے میں تعاون فرمائیں گے۔

آپ کی منتظر

سعدیہ راشد

ہمدرد شوریٰ پاکستان
مشترکہ اجلاس
تفصیلی رپورٹ

ہمدرد شوریٰ پاکستان کا سالانہ اجلاس جنوری 2025ء میں نہایت خوشگوار، بامقصد اور مؤثر ماحول میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس فکری و تنظیمی لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل تھا، کیوں کہ اس میں مستقبل کی حکمتِ عملی پر خصوصی گفتگو کی گئی۔ محترمہ سعدیہ راشد صاحبہ نے اجلاس کی صدارت فرمائی اور تمام اراکینِ شوریٰ پاکستان کو خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا: ہمدرد شوریٰ پاکستان کا قیام حکیم محمد سعید کے اس مشن کا تسلسل ہے جو علم، تحقیق اور خدمتِ انسانیت کو یکجا کرتا ہے۔

آج ہمیں فخر ہے کہ ہم ان کی فکر کو نئے عزم اور اجتماعی بصیرت کے ساتھ آگے بڑھا رہے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ اس اہم اجلاس میں ہمدرد شوریٰ پاکستان کے تمام مراکز کراچی، لاہور، پشاور، راولپنڈی/ اسلام آباد سے اسپیکرز اور ڈپٹی اسپیکرز موجود ہیں جنھیں ہمدرد شوریٰ پاکستان کے میمورنڈم کے مطابق منتخب کیا گیا یا عہدے میں مزید تین سال کی توسیعی کر دی گئی۔ اس اہم عہدے پر فائز ہونے پر صدر صاحبہ نے تمام ممبرز کو مبارکباد پیش کی۔

ڈاکٹر ثناء غوری

گزشتہ چند سالوں سے اسلام آباد میں جنوری کے مہینے میں باقاعدہ مشترکہ اجلاس کیے جا رہے ہیں۔ اسی طرح سالانہ پروگرام یادیں باتیں بھی کیا جاتا ہے۔ اس سال صدر صاحبہ کی موجودگی میں نونہال اسمبلی راولپنڈی / اسلام آباد کا اجلاس بھی منعقد ہوا۔ گزشتہ سال ہمدرد شوریٰ کے میمورنڈم پر کام مکمل ہوا تھا۔ جس پر باقاعدہ عمل درآمد شروع کر دیا گیا۔ پورے پاکستان سے اراکین کی فہرستیں تیار کی گئی۔ حاضری کا بھی باقاعدہ جائزہ لیا گیا۔ ہر ماہ اجلاس کی کاروائی کی شائع شدہ رپورٹس کو حکومت کے ایوانوں تک پہچانے کا خصوصی انتظام کیا۔ اس حوالے سے وزا اور بیوروکریٹس کو ہمدرد شوریٰ کی رپورٹس بھیجی جا رہی ہیں۔ ہمدرد شوریٰ میں نئے اراکین نے بڑی تعداد میں شمولیت اختیار کی، ساتھ ہی غیر فعال اراکین کے حوالے سے میمورنڈم کے مطابق فیصلہ کیا گیا۔

اور مزید کام کی بہتری کی طرف سفر جاری ہے۔ ساتھ ہی شوری اراکین کے ممبر شب کارڈ پر بھی اس سال کام کیا جا رہا ہے۔ ان تمام ذمے داریوں کو انجام دینے میں ڈائریکٹر پروگرامز ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، جناب سید محمد ارسلان صاحب (کی خصوصی معاونت رہی) کی مخلصانہ کاوشوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ یہ اجلاس اس لیے بھی اہم ہے کہ تمام ذمے داران کی بل مشافہ ملاقات ہو سکے۔

رواں سال 2026ء سے تین سال کے لیے اسلام آباد/ راولپنڈی مرکز کے لیے محترم امتیاز حیدر اسپیکر، پشاور مرکز کے لیے ڈاکٹر پروفیسر فخر السلام اسپیکر اور سید مشتاق حسین بخار ڈپٹی اسپیکر (عہدے میں توسیعی)، لاہور مرکز کے لیے پروفیسر ڈاکٹر میاں محمد اکرم اسپیکر اور عمر ظہیر میر ڈپٹی اسپیکر کراچی مرکز کے لیے لیفٹننٹ جرنل (ر) معین الدین حیدر اسپیکر (عہدے میں توسیعی) اور کرنل (ر) مختار احمد بٹ ڈپٹی اسپیکر (عہدے میں توسیعی) عہدے پر قائم رہے ہیں گے۔

اجلاس میں ہمدرد شوریٰ پاکستان اور ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے مختلف مراکز سے درج ذیل اراکین نے شرکت کی محمد خالد، سید علی بخاری، امان اللہ نیازی، حکیم عبدالحنان، سید محمد ارسلان اور ڈاکٹر ثناء غوری نے شرکت کی۔

امتیاز حیدر

آج کا اجلاس نہایت اہمیت کا حامل ہے، کئی اراکین سے پہلی بار بالمشافہ ملاقات ہو رہی ہے، جو ہمارے باہمی تعارف اور ربطِ عمل کے لیے خوشگوار موقع ہے۔ آج کے اجلاس کا خاص ایجنڈا ہمدرد شوریٰ پاکستان کی فکری سمت، تنظیمی اصولوں اور مستقبل عملی حکمتِ عملی ہے۔

اہم نکات کا جامع خلاصہ

☆ اجلاس میں نوجوانوں کی نمائندگی کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا اور انھیں بطور مبصر شامل کرنے کی تجویز دی گئی۔

☆ موضوعات کے انتخاب میں حالاتِ حاضرہ اور میمورنڈم کے بنیادی اصولوں کو پیشِ نظر رکھنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

☆ ہر اجلاس کے لیے موضوع کے چناؤ میں باریک

بنی اور فکری گہرائی کو لازمی قرار دیا گیا۔

☆ نئے اراکین کی شمولیت اور انتخاب کے عمل کو مزید مؤثر بنانے پر اتفاق کیا گیا۔

☆ ہمدرد شوریٰ پاکستان کی رپورٹ کو حکومتی ایوانوں تک بروقت پہنچانے کی اہمیت پر گفتگو کی گئی۔

☆ تمام اسپیکرز اور ڈپٹی اسپیکرز سے ماہانہ بنیادوں پر موضوعات کے حوالے سے آراء لینے کی تجویز دی گئی۔

☆ حتمی موضوع کے انتخاب کا اختیار صدر ہمدرد شوریٰ پاکستان کے پاس ہونے پر اتفاق کیا گیا۔

☆ میمورنڈم کے مطابق نئے اراکین کے انتخاب کا حتمی اختیار صدر ہمدرد شوریٰ پاکستان کے پاس برقرار رکھنے کی توثیق کی گئی۔

☆ غیر حاضر اراکین کی رکنیت کے حوالے سے میمورنڈم میں درج قواعد وضوابط پر سختی سے عمل کرنے پر زور دیا گیا۔

☆ ہمدرد شوریٰ پاکستان کی فعالیت بڑھانے کے لیے باقاعدگی اور حاضری کو لازمی عنصر قرار دیا گیا۔

☆ اجتماعی مشاورت کے عمل کو مزید مضبوط اور مؤثر بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

☆ ہمدرد شوریٰ پاکستان کے وقار اور معیار کو برقرار رکھنے کے لیے نظم وضبط کو کلیدی حیثیت دی گئی۔

☆ فکری مباحث کو عصرِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے پر اتفاق کیا گیا۔

☆ ہمدرد شوریٰ پاکستان کے پلیٹ فارم کو قومی سطح پر مؤثر آواز بنانے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

☆ ہمدرد شوریٰ پاکستان میں تسلسل، شفافیت اور میرٹ کو بنیادی اصول قرار دیا گیا۔

☆ ہمدرد شوریٰ پاکستان میں نوجوان قیادت کی تربیت کے لیے خصوصی پروگرامز ترتیب دینے کی تجویز دی گئی۔

☆ ہمدرد شوریٰ پاکستان کے اجلاسوں کو زیادہ بامقصد اور نتیجہ خیز بنانے پر زور دیا گیا۔

☆ ہمدرد شوریٰ پاکستان کے مختلف مراکز کے درمیان رابطے کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر اتفاق کیا گیا۔

☆ ہمدرد شوریٰ پاکستان کے پلیٹ فارم کو علمی و تحقیقی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے مزید فعال بنانے کی تجویز دی گئی۔

☆ ہمدرد شوریٰ پاکستان میں خواتین اور نوجوانوں کی متوازن نمائندگی کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا۔

☆ ہمدرد شوریٰ پاکستان کے فیصلوں اور سفارشات کی مؤثر پیروی (Follow-up) کو لازم قرار دیا گیا۔

☆ ہمدرد شوریٰ پاکستان کے اجلاسوں کی دستاویزی ریکارڈنگ اور آرکائیونگ پر توجہ دینے کی تجویز دی گئی۔

☆ ہمدرد شوریٰ پاکستان کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ڈیجیٹل ذرائع کے استعمال پر زور دیا گیا۔

اجلاس کے اختتام پر ہمدرد فاؤنڈیشن کی جانب سے اسلام آباد کلب میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ہمدرد پاکستان کی اعلیٰ قیادت نے شرکت کی۔